آسٹریلین کھلاڑیوں کو ’’کیوں نکالا‘‘؟

تحریر: سہیل احمد لون

گزشتہ دنوں جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا کے مابین کھیلے جانے والی کرکٹ ٹیسٹ سیریز کے دوران آسٹریلوی ٹیم دنیائے کرکٹ میں بال ٹمپرنگ کی وجہ سے شہ سرخیوں میں رہی۔ دراصل آسٹریلوی کھلاڑیوں کی فیلڈنگ کے دوران گیند کے ساتھ کچھ مشکوک سرگرمیوں پر شبہ کیا گیا جس کے بعد چند کیمرہ مینوں کو یہ ٹاسک دیا گیا کہ وہ آسٹریلوی ٹیم کی فیلڈنگ کے دوران گیند سے غیر معمولی سرگرمی کو کیمرے کی آنکھ سے محفوظ کریں۔ کیپ ٹاؤن میں کھیلے گئے تیسرے ٹیسٹ میچ کے دوران آسٹریلوی اوپننگ بلے باز کیمرون بین کرافٹ فیلڈنگ کے دوران بال ٹمپرنگ کرتے ہوئے کیمرے کی زد میں آ گئے۔ انہوں نے اپنی پینٹ کی جیب سے ریگ مال نما چیز نکال کر گیند کی ایک سائیڈ کھرچی اور اسکے بعد ریگ مال نما چیز کو بڑی راز داری سے انڈر ویئر میں ڈال لیا۔ یہ پیشہ وارانہ بد دیانتی انہوں نے اپنے کپتان سٹیو سمتھ کے آشیر باد اور سابقہ وائس کپتان ڈیوڈ وارنر کی معاونت سے کی۔ میچ ریفری اور امپائیرز نے جب ان کھلاڑیوں سے باز پرس کی تو تینوں کھلاڑیوں نے بلا تاخیر اپنا جرم قبول کر لیا۔ اس کے بعد پریس کانفرنس میں تینوں نے اپنا جرم قبول کر کے کرکٹ کے شیدائیوں سے معافی بھی مانگی۔ آئی سی سی نے تینوں کھلاڑیوں پر ایک میچ کی پابندی اور میچ فیس کی رقم سے کچھ جرمانہ کی سزا سنا دی۔ پریس کانفرنس کے دوران آسٹریلوی ٹیم کے کپتان سٹیو سمتھ شرمندگی سے آبدیدہ بھی ہو گئے۔ انگلینڈ کے اوپننگ بلے باز مارکس ٹریسوتھیک نے بھی اپنی کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ اس نے 2005ء ایشز کے دوران منہ میں ہوا والی ٹافی رکھ کر اسکا تھوک گیند پر لگایا تا کہ ایک سائیڈ زیادہ چمکدار ہو جائے۔ نوے کی دہائی میں کرکٹ کے میدانوں میں بھی جدید کیمرے استعمال ہونے لگے جس کے بعد بال ٹمپرنگ کرتے ہوئے کئی نامور کھلاڑی زد میں آئے۔ ان میں سب سے پہلا شکار انگلینڈ کے سابق کپتان مائیک اتھرٹن تھے جو لارڈز ٹیسٹ میں جنوبی افریقہ کے خلاف 1994ء میں فیلڈنگ کے دوران پینٹ کی جیب سے مٹی نما چیز نکال کر گیند کی ایک سائیڈ پر ملتے ہوئے کیمرے کی آنکھ میں آ گئے۔ ان کو میچ کو فیس کے ساتھ دو ہزار پاؤنڈ جرمانہ کیا گیا، 2000ء میں وقار یونس پہلے پاکستانی کھلاڑی تھے جن کو انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ میچ کھیلتے ہوئے بال ٹمپرنگ کی وجہ سے ایک میچ کی پابندی کا سامنا کرنا پڑا، 2001ء میں جنوبی افریقہ کے خلاف پورٹ الزبتھ میں کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچ کے دوران بھارتی کھلاڑی سچن ٹنڈلکر بھی بال ٹمپرنگ کرتے ہوئے کیمرے کی زد میں آ گئے جس کے بعد ان پر بھی ایک میچ کی پابندی عائد کی گئی مگر بھارتی سورماؤں نے اپنے کرکٹ کے بھگوان کے خلاف فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا اور سیریز مکمل کیے بغیر واپس جانے کی دھمکی دی۔ جس پر آئی سی سی نے گھٹنے ٹیک دیے اور اپنا فیصلہ واپس لے لیا اور یہ بیان جاری کیا کہ ٹنڈلکر گیند کی سلائی میں پھنسی گھاس نکال کر اسے صاف کر رہا تھا۔ 2004ء میں آسٹریلیا میں کھیلی جانے والے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں بھارت کھلاڑی راہول ڈریوڈ زمبابوے کے خلاف برسبین میں میچ کے دوران بال ٹمپرنگ کرتے پکڑے گئے جس پر انکو میچ کی آدھی فیس کا جرمانہ ہوا، 2006ء میں انضمام الحق کی قیادت میں پاکستانی ٹیم نے انگلینڈ کا دورہ کیا تھا جس میں امپائر ڈیرل ہیر نے بال ٹمپرنگ کے شبہ میں گیند تبدیل کر کے پانچ رنز کی پینلٹی بھی ڈالی تھی جس پر انضمام نے احتجاجاً ٹیم کو میدان سے باہر لے گئے جس کے بعد امپائر نے میچ کا فیصلہ انگلینڈ کے حق میں کر دیا تھا، 2010ء میں آسٹریلیا کے خلاف ایک روزہ میچ میں کپتان شاہد آفریدی گیند کو دانتوں سے چباتے ہوئے کیمرے کی زد میں آ گئے جس کے بعد ان پر دو T20 میچوں کی پابندی لگی، اس کے علاوہ انگلینڈ کے جمی اینڈرسن اور اسٹیورٹ براڈ، آسٹریلیا کے پیٹر سڈل، اور جنوبی افریقہ کے کپتان فف دو پلیسس بھی بال ٹمپرنگ میں ملوث پائے گئے جس کے بعد انکو ایک میچ کی پابندی یا میچ کی آدھی فیس کا جرمانہ ادا کرنا پڑا۔ آسٹریلوی کپتان سمتھ، ڈیوڈ وارنر اور مارکس بین کرافٹ کو بھی آئی سی سی نے قوانین کے مطابق سزا دی مگر کرکٹ آسٹریلیا جو انکا بورڈ ہے ان کو اپنے سپر سٹارز سے ایسی بد دیانتی کی توقع نہ تھی جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ آسٹریلین کرکٹ بورڈ نے سٹیو سمتھ اور ڈیوڈ وارنر پر ایک ایک

سال اور مارکس بین کرافٹ پر نو ماہ کی پابندی عائد کر دی اور انکو تا حیات آسٹریلیوی ٹیم کی قیادت کرنے سے بھی محروم کر دیا۔

بدقسمتی سے ہمارے ہاں عدالتی فیصلے سے بد دیانت قرار پانے والے شخص کو تا حیات پارٹی کا قائد بنانے کا رواج ہے۔ 2010ء میں قومی ٹیم کے تین کھلاڑی سلمان بٹ محمد آصف اور محمد عامر جب سپاٹ فکسنگ میں ملوث پائے گئے تو شروع میں انہوں نے اپنا جرم قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا جس کی وجہ سے عدالتی کارروائی ہوئی اور انکو ولائتی جیل کی ہوا کھانا پڑی۔ اس میں انکا بھی کوئی قصور نہ تھا اگر نوے کی دہائی میں جسٹس قیوم کی رپوٹ کے مطابق وسیم اکرم اینڈ کمپنی کو فوری اور مثالی سزائیں دیں ہوتیں تو میچ و سپاٹ فکسنگ میں شاید پاکستان کا نام دوبارہ نہ آتا۔ دنیائے کرکٹ میں بڑے بڑے پنڈت کرکٹ آسٹریلیا کے فوری اور مثالی انصاف پر اپنی اپنی رائے دے رہے ہیں کیونکہ انہوں نے صرف بال ٹمپرنگ کی وجہ سے اپنے دو میچ ونز کھلاڑیوں کو سال سال کے لیے باہر نکال دیا ہے جس کا اثر چوتھے ٹیسٹ میں جنوبی افریقہ کے ہاتھوں آسٹریلیا کے 492 رنز سے تاریخی شکست کی صورت میں سامنے آیا، اگلی سال ورلڈ کپ بھی ہے جس میں یہ کھلاڑی حصہ نہیں لے سکیں گے مگر اس بات کی بھی آسٹریلوی کرکٹ بورڈ نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ عالمی کپ میں انکی ٹیم کے جیتنے کے چانس کم ہو گئے ہیں۔ جہاں ادارے ''شخصیت'' سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں وہاں بڑی شخصیت یا بڑے کھلاڑی کی چھوٹی غلطی کی سزا بڑی دی جاتی ہے اور کوئی بھی یہ کہنے کی جرات نہیں کرتا کہ ''مجھے کیوں نکالا؟'' ڈیوڈ وارنر نے پریس کانفرنس کے دوران عوام، کرکٹ کے شائقین سے تو رو رو کر معافی مانگی ہی تھی مگر ساتھ وہ اس بات پر پشیمان تھا کہ وہ اپنی بیوی اور بیٹیوں سے کیسے نظریں ملائے گا؟ سٹیو سمتھ نے کپتان بننے کے بعد جس رفتار سے رنزوں کے ڈھیر لگائے وہ آج تک کسی آسٹریلوی کپتان کی قسمت میں نہیں آئے تھے۔ تعجب ہے صرف بال رگڑنے کی پاداش میں آسٹریلوی کرکٹ بورڈ کے ایک ''شخص'' نے انکو سال بھر کے لیے نا اہل کر دیا مگر انہوں نے فیصلے کے خلاف اپیل تک نہ کی اور نہ عوامی عدالت میں کوئی بیانیہ جاری کیا بلکہ ڈیوڈ وارنر نے آئندہ کرکٹ سے کنارہ کشی کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ میاں صاحب کو نکالنے کے بعد ترقی کا یوٹرن ہوا ہے یا نہیں مگر سٹیو سمتھ اور ڈیوڈ وارنر کے نکالے جانے کے بعد آسٹریلوی ٹیم تاریخی شکست سے دوچار ضرور ہوئی ہے۔

بڑی ٹیم یا عظیم قوم بننے کے لیے بد دیانتی کے جراثیموں کو مارنے کے لیے فوری اور مثالی انصاف کا اسپرے وافر مقدار میں چھڑکنا بعض اوقات ناگزیر ہو جاتا ہے ورنہ نسل ہو یا فصل تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ خوشی اس بات کی ہے کہ آسٹریلین کھلاڑیوں نے یہ نہیں پوچھا کہ ''ہمیں کیوں نکالا''؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmail.com

04-04-2018